

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں (الحدیث نبوی ﷺ)

مرزائیوں کی پہچان

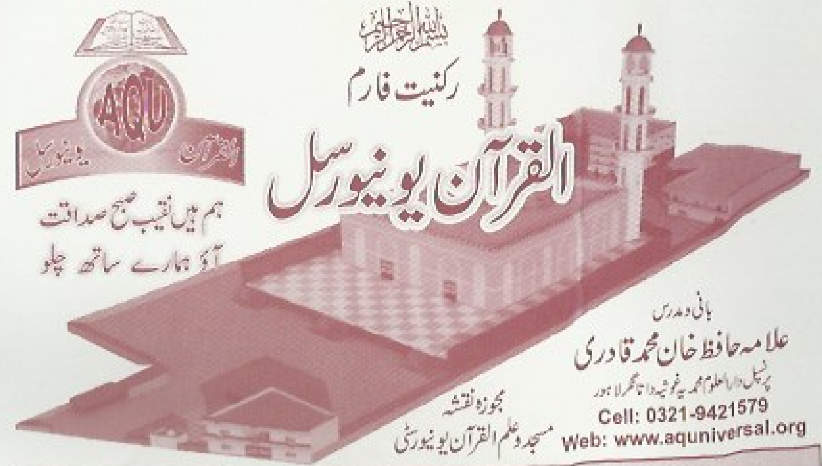
مرزائیت کا تعارف

نامور سکالر

حضرت علامہ مولانا حافظ

خان محمد قادری مدظلہ العالی

القرآن یونیورسل پبلی کیشنز لاہور



نام ________________ ولدیت / زوجیت ________________

تعلیم ________________ پیشہ ________________

موجودہ پتہ ________________________________

شناختی کارڈ نمبر [ ][ ][ ][ ][ ]-[ ][ ][ ][ ][ ][ ][ ]-[ ] فون نمبر / موبائل ________________

عہد و پیماں میں ان مقاصد سے مکمل اتفاق کرتا / کرتی ہوں اور اپیل کرتا / کرتی ہوں کہ مجھے القرآن یونیورسل کا رکن بنا لیجئے میں عزم کرتا / کرتی ہوں کہ جہاں بھی رہوں گا / گی ان کی ترویج، ترقی اور تکمیل کے لئے کام کرتا رہوں گا / گی۔

ماہانہ تعاون ________________ دستخط ممبر ________________

دفتری کاروائی

نام ________________ حیثیت ________________

دستخط سیکرٹری ________________ دستخط صدر ________________



اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ

میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں (حدیث نبوی ﷺ)

مرزائیت کا تعارف

(مرزائیوں کی پہچان)

تحریر

خطیب العصر حضرت علامہ حافظ خان محمد قادری مدظلہ العالی

ناشر

القرآن یونیورسل پبلی کیشنز۔لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب	مرزائیت کا تعارف
تحریر	حضرت علامہ حافظ خان محمد قادری مدظلہ العالی
صفحات	24
تعداد	1100
اشاعت اول	رمضان المبارک ۱۴۳۰ھ/ اگست ۔ 2009ء

ملنے کے پتے

دارالعلوم محمدیہ غوثیہ، داتا نگر۔ لاہور 0321-9421579

مکتبہ قادریہ، داتا دربار مارکیٹ۔ لاہور 042-7226193

مکتبہ جمال کرم، داتا دربار مارکیٹ۔ لاہور

شفقت دواخانہ، حبیب گنج۔ لاہور

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ چند اوراق کوئی محققانہ تصنیف نہیں .... بلکہ ایمر جنسی میں یہ چند گھنٹوں کی نشست میں لکھے گئے .... ان کا مقصد سیدھے سادھے مسلمان بھائیوں، بہنوں اور بچوں کو مرزائی کافروں کی سازشوں سے بچانا اور اہل ایمان بزرگوں کی کوششوں سے روشناس کرانا ہے۔

کافر و مرتد قادیانی مرزائیوں کی بیخ کنی کے لئے ''فدایان ختم نبوت'' کے ممبر بنیں اور پیارے آقا حضرت محمد عربی ﷺ کی شفاعت کے حقدار بنیں۔

خان محمد قادری

۳۔ رمضان المبارک ۱۴۳۰ھ 2009ء

مرزائی قادیانی کون ہیں؟

تعارف

قادیانی مذہب کا بانی مرزا غلام احمد ولد غلام مرتضٰی موضع قادیان ضلع گورداسپور میں 1840ء کو پیدا ہوا۔

بچپن میں معمولی عربی، فارسی پڑھی۔ زیادہ تر لڑکپن آوارہ گردی میں گزرا یا شرارتوں میں گزرا۔ چڑیاں پکڑنا، قادیان کے گندے تالاب میں نہانا، شعبدہ بازیاں دکھانا قادیانی کے محبوب مشغلے تھے۔ مرزا قادیانی ضدی آدمی تھا بچپن میں ماں سے کھانے پر جھگڑا کیا اور چولہے سے راکھ نکالی اور روٹی پر رکھ کر بیٹھ گیا۔

مرزا قادیانی باپ کی پنشن کی رقم کھا گیا

مرزا قادیانی کو باپ نے اپنی پنشن کی رقم لینے کے لیے بھیجا تو مرزا قادیانی نے گھر جانے کی بجائے ساری رقم آوارہ گردی میں اڑا دی۔ پھر شرمندگی کی وجہ سے سیالکوٹ بھاگ گیا اور وہاں سیالکوٹ کچہری میں معمولی ملازمت کر لی۔

4 سال تک ملازمت کرتا رہا۔ ترقی کے لیے امتحان دیا۔ اس میں بھی فیل ہوگیا۔

باپ نے گھر بلایا اور باپ بیٹا مقدمات میں الجھے رہے۔ کچہریوں کے چکر کاٹتے رہے۔

انگریز کی غلامی

انگریز کو ایک ایسے شخص کی تلاش تھی جو لومڑی سے زیادہ چالاک اور مکار ہو اور

اپنا دین وایمان بیچنے کے لیے تیار ہو۔ یعنی دین اور ملت دونوں کا پکا غدار ہو اور یہ تمام صفتیں مرزا قادیانی میں مکمل تھیں۔

مرزا قادیانی کا سراپا

مرزا قادیانی سر سے گنجا تھا۔ منہ قدرے ٹیڑھا تھا۔ ایک آنکھ سے بھینگا یعنی کانا تھا۔ ہونٹ بہت ہی موٹے اور بے ہنگم تھے۔ زبان میں لکنت تھی۔ پرنالے کو پنالہ بولتا تھا۔ دانت نوکیلے تھے بعض دانتوں کو ریتی سے گھسوایا تھا۔ ایک ہاتھ سے قریبا لولا تھا۔ یعنی گلاس نہیں اٹھا سکتا تھا۔ جسم پر اکثر پھوڑے نکلے رہتے تھے۔ پاؤں کی ایڑھیاں بھی پھٹی رہتی تھیں۔

مرزا قادیانی میلا کچیلا آدمی

مرزا قادیانی صفائی ستھرائی سے کوسوں دور تھا۔ پگڑی سے لے کر واسکٹ اور کوٹ تک تیل مل لیتا تھا۔ بسا اوقات الٹی جرابیں پہننا، الٹے جوتے پہننا، الٹی واسکٹ وغیرہ پہننا اس کا معمول تھا۔ واسکٹ کی جیب میں گڑ اور مٹی کے ڈھیلے اکٹھے رکھ لینا بھی اس کی عادت تھی۔

مرزا قادیانی بیماریوں کا مرکز

مرزا قادیانی کو بے شمار بیماریاں تھیں۔ اسے سخت قسم کی شوگر تھی۔ ہائی بلڈ پریشر، ضعفِ معدہ، ضعفِ اعضاء، دورانِ سر ہسٹریا، مراق، نامردی، ضعفِ دل، عصبی کھچاؤ، ہاتھ پاؤں سرد ہو جانا، درد گردہ، دماغی کمزوری، مسلسل سخت پیچش، دانتوں کی بیماری، گرمی دانے، سل دق شدید کھانسی وغیرہ۔ یہاں تک کہ ایک رات

میں سو سو مرتبہ پیشاب نکل جاتا تھا۔ مرزا قادیانی کی موت بھی لاہور میں وبائی ہیضہ سے ہوئی۔ یعنی کئی مرتبہ دست آئے۔ کمزوری اس قدر تھی کہ دست اور قے چارپائی کے ساتھ ہی کرتے رہے اور اسی پر گرے سر پہ چارپائی کا پایہ لگا اور مرزا قادیانی آنجہانی ہو گئے۔

میں نے جو کچھ عرض کیا ہے یہ مرزا کی سیرت پر لکھی گئی ''سیرت المہدی'' کا خلاصہ ہے۔

مرزا قادیانی بیمار بھی اور جاہل حکیم بھی تھا

مرزا قادیانی حکیم نورالدین وغیرہ سے دوائیاں خود بنواتا تھا۔ ان دوائیوں میں افیون، بھنگ اور دھتورا وغیرہ نشہ آور حرام اشیاء خوب استعمال کرتا تھا۔ مزید برآں ولایتی شراب بھی پیتا تھا۔

ایک مرتبہ طاعون پھیلا تو دوائی بنائی اس کا نام رکھا ''تریاقِ الٰہی'' جو تریاق رسوائی بن گئی۔

مرزا قادیانی کے درجات کفر و ارتداد

مرزا قادیانی دنیوی ناکامیوں، نامرادیوں اور ذلتوں کے بعد انگریز بہادر کی گود میں چلا گیا۔

انگریزوں نے پیارے آقا حضور نبی کریم ﷺ سے امت کا رشتہ توڑنے کے لیے ایک نیا نبی کھڑا کیا۔ وہ بدبخت قادیانی تھا۔ جس نے بڑی مکاری سے مجدد سے نبوت کا سفر کیا۔

پہلے دعویٰ کیا کہ میں مجدد ہوں۔ پھر کہا محدث ہوں پھر کہا ''مہدی'' ہوں۔ پھر دعویٰ کیا مثیلِ مسیح ہوں پھر کہا میں خود مسیح ہوں پھر کہا میں ظلی نبی ہوں پھر کہا میں بروزی نبی ہوں۔ یعنی دو نمبر نبی ہوں۔ پھر دعویٰ کیا کہ میں پورا نبی ہوں۔ پھر دعویٰ کیا کہ میں خود محمد ﷺ ہوں۔ دنیا میں جتنے جھوٹے، مکار اور دجال آئے ان میں مرزا قادیانی کا پہلا نمبر ہے۔

خدائی کا دعویٰ

مرزا قادیانی نے پھر خدا ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ پھر اس نے دعویٰ کیا کہ خدا میرے اندر داخل ہو گیا۔ پھر اس نے دعویٰ کیا کہ خدا میری حمد کرتا ہے۔ پھر دعویٰ کیا کہ خدا مجھ سے ہے اور میں خدا سے ہوں۔ پھر اس نے کہا کہ میری اور خدا کی زبان ایک ہے۔ پھر اس نے دعویٰ کیا کہ میں خدا کے پانی...... سے ہوں۔ پھر مرزا قادیانی نے دعویٰ کیا کہ خدا نے مجھے کہا کہ تو مجھے میرے فرزند کی طرح ہے۔ پھر کہا کہ مجھے خدا نے کہا اے میرے بیٹے سن۔

مرزا قادیانی حیاء اور شرم کی تمام حدود پھلانگ گیا اور اللہ پاک کے بارے میں گستاخی اور بے ادبی کی انتہا کر دی اور یہاں تک کہہ گیا کہ آپ یعنی مرزا قادیانی عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا یعنی اللہ تعالیٰ نے قربت کی (خدا کی پناہ)

یہ بدبخت قادیانی کی ہرزہ سرائیاں ہیں۔ ایسے ہفوات سے مرزا قادیانی کی کتابیں بھری پڑی ہیں۔ جو کچھ مرزا قادیانی بکتا رہا ہے ایسا تو کوئی بڑے سے بڑا

کافر بھی جرأت نہیں کرے گا۔

دل چاہا تو خدا تعالیٰ کا بیٹا بن گیا اور دل چاہا تو بیوی بن گیا۔ دل چاہا تو نبوت کا دعویٰ کر دیا۔

دل کیا تو قرآن کی تحریف کر دی۔ مرزا قادیانی اس کائنات کا سب سے بڑا کافر لگتا ہے۔ اس کی گندی زبان اور غلیظ سوچ سے نہ مخلوق محفوظ رہی نہ خالق کی ذات محفوظ رہی۔

اور پوری کائنات میں بدترین کافر وہ لوگ ہیں جو اسے اپنا راہنما اور نبی مانتے ہیں۔ بڑے ہی بے حمیت اور ظالم ہیں وہ لوگ جو مرزائیوں، قادیانیوں کو جاننے کے بعد بھی ان سے تعلق استوار رکھتے ہیں۔ لین دین رکھتے ہیں۔ انہیں نہ خوفِ خدا ہے نہ شرمِ نبی ہے۔

ہمارے پیارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دشمن قادیانی

مرزا قادیانی نے دعویٰ کیا کہ قرآن میں جسے خدا نے محمد الرسول اللہ کہا ہے وہ میں ہوں۔

دوسرا دعویٰ کیا کہ جس احمد مجتبیٰ ﷺ کی قرآن نے خوشخبری دی ہے وہ احمد بھی میں ہوں۔

پھر مرزائیوں نے دعویٰ کیا کہ محمد ﷺ کی کامل ترین شکل مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔

مرزا قادیانی نے کہا کہ ہر شخص بڑے سے بڑا درجہ پا سکتا ہے۔ حتیٰ کہ محمد رسول

اللہ ﷺ سے بھی بڑھ سکتا ہے۔

مرزا قادیانی نے دعویٰ کیا کہ مجھے دس لاکھ سے زائد معجزات عطا ہوئے ہیں۔

وہ بے شمار آیاتِ قرآنی جو ہمارے پیارے آقا محمد عربی ﷺ کی شان میں نازل ہوئیں مرزے قادیانی نے دعویٰ کر دیا کہ یہ میرے لیے نازل ہوئی ہیں۔ مثلاً

1- وما ارسلناك الا رحمة اللعالمين۔

2- انا اعطینك الكوثر۔

3- ورفعنا لك ذكرك۔

مرزا قادیانی انبیاء کا بے ادب

مرزا نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ

ہر رسول میری قمیص میں چھپا ہوا ہے۔

مرزے قادیانی کے بیٹے مرزا محمود نے دعویٰ کیا کہ:

میرا باپ درجے کے اعتبار سے کئی انبیاء سے افضل ہے۔

قادیانی نے دعویٰ کیا کہ میں سب انبیاء کا مظہر ہوں۔ میں آدم ہوں، میں شیث ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحاق ہوں، میں اسماعیل ہوں، میں یعقوب ہوں، میں یوسف ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ ہوں، میں محمد ہوں.......... (خدا کی پناہ)

جس بدشکل مکروہ نسل کا منہ دیکھنے کے قابل نہیں تھا وہ سب انبیاء کا سراپا بنا ہوا ہے۔ اس شیطانی دماغ سے تو شیطان بھی پناہ مانگتا ہے۔



(مرزا غلام احمد قادیانی)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بے ادب قادیانی

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ حضرت عیسیٰ گندی گالیاں دیتے تھے۔ اسی وجہ سے شریف لوگ انہیں چھوڑ گئے تھے۔

مرزا قادیانی نے قرآن کو جھٹلاتے ہوئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یوسف نجار کا بیٹا قرار دیا۔ اور یہ بھی کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام گالیاں دیتے تھے اور یہودیوں سے مار کھاتے تھے۔ مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جھوٹ بولتے تھے، شراب پیتے تھے۔ آپ کی تین دادیاں اور نانیاں زنا کار کسبی عورتیں تھیں اسی وجہ سے آپ کا کنجریوں کی طرف میلان تھا۔

اے مسلمانو! یہ ہے قادیانی مذہب اور یہ ہے ان کا دجال رہنما جھوٹا فریبی ......ان مرزائی قادیانیوں سے دور ہو جاؤ ورنہ دونوں جہان میں رسوائی مقدر ہوگی۔

صحابہ کرام، اہل بیت پاک اور امہات المومنین کا گستاخ

مرزا قادیانی نے اپنے بدکار یاروں کو صحابہ کرام قرار دیا۔ اپنی سیاہ کار بیویوں کو امہات المومنین قرار دیا۔ اپنے گھر والوں کو اہل بیت قرار دیا۔ قادیانیوں نے یہاں تک لکھ دیا کہ ابوبکر و عمر تو غلام احمد قادیانی کی جوتیوں کے تسمہ کھولنے کے بھی لائق نہ تھے۔

مرزا قادیانی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتا تھا کہ وہ تو غبی آدمی تھا۔

اہل بیت اطہار کی گستاخیاں

مرزا قادیانی نے کہا کہ

ایک زندہ علی (قادیانی) تم میں موجود ہے اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی کو تلاش کرتے ہو۔

خاتون جنت حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کی توہین

مرزا قادیانی پلید لکھتا ہے کہ

حضرت فاطمہ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں سے ہوں۔

امام عالی مقام حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی توہین

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ امام حسین پر میری فضیلت سن کر (شیعہ) غصے میں آجاتے ہیں۔ حسین سے تو زید اچھا رہا جس کا نام قرآن میں ہے۔ پھر کہتا ہے حسین (رضی اللہ عنہ) کو نبی کا بیٹا کہنا غلط ہے۔

پھر لکھا کہ امام حسین جیسے کروڑوں دنیا میں گزر چکے خدا جانے آگے کس قدر ہوں گے۔

ایک اور مقام پر زہر اگلتا ہے کہ

میں خدا کا کشتہ ہوں حسین دشمنوں کا کشتہ ہے پس فرق کھلا کھلا ظاہر ہے۔

اس ظالم قادیانی نے یہاں تک کہہ دیا۔

کربلا است سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم

یعنی کربلا ہر آن میری سیر گاہ ہے۔ ایسے ایک سو حسین میرے گریبان میں

ہیں۔

مسلمانو پہچانو!

قادیانی...... توحید کے منکر...... رسالت کے منکر...... قرآن و حدیث کے منکر...... صحابہ کرام کے گستاخ...... اہل بیت نبوت کے دشمن...... وطن کے دشمن ہیں۔ ان سے دوستی...... اللہ تعالیٰ اس کے رسول اور اس کے تمام پیاروں سے دشمنی ہے۔ ان قادیانیوں سے تعلقات نبھاؤ یا اپنا دین و ایمان بچاؤ۔

ایک ارب سے زیادہ مسلمانوں کو گالیاں اور تبرّے

مرزا قادیانی نے تمام امت مسلمہ کو کافر، جہنمی، خنزیر، کتے اور کنجریوں، بدکاروں کی اولاد قرار دیا۔

مسلمانوں کی غیرت کا امتحان

پیارے مسلمان بھائیو اور بہنو!

میں نے قادیانیوں کی کتابوں سے قادیانی مرزائی مذہب کا تعارف خلاصے کی شکل میں پیش کر دیا ہے۔ اب سوچیں سارے نبیوں کے سردار کے جھنڈے تلے رہنا ہے یا اس بدکار مرزائی قادیانی کا ساتھ دینا ہے۔ جنہوں نے ہماری دینی حمیت اور مذہبی غیرت کو للکارا ہے۔ جنہوں نے اللہ اس کے پیارے رسولوں کی توہین کی ہے اور کر رہے ہیں اور ہم مسلمان ان سے تعاون کر کے اس توہین کے مذموم عمل میں شریک ٹھہرتے ہیں۔

کیا تمہیں یاد نہیں

حضور کی ختم نبوت پر حضرت ابوبکر صدیق کے دور میں بارہ سو صحابہ کرام نے

اپنی جان دے کر غدارانِ ختم نبوت کو خاک و خون میں ملا دیا تھا اور ختم نبوت کا جھنڈا لہرا دیا تھا۔

اسی جنگ میں مرزا قادیانی کا روحانی باپ مسیلمہ کذاب مارا گیا۔

اس کے بعد چودہ سو سال تک جس بھی طالع آزما نے قصر نبوت پہ وار کیا۔ اس کو اہلِ ایمان کی تلواروں نے فی النار کیا۔

میرے پیارے مسلمان بھائیو اور بہنو!

فرنگی سامراج نے اپنی طاقت اور دولت کے بل بوتے پر ہمارے پیارے آقا محمد عربی ﷺ سے دور کرنے کے لیے اور منصب نبوت کی توہین کے لیے ایک بدنام زمانہ، آوارہ منش اور مکروہ صورت آدمی کا انتخاب کیا۔ جس نے بڑی مکاری اور دیدہ دلیری سے انگریز کا مقصد پورا کیا۔ اسلام اور بانی اسلام کے سینہ پر وار پہ وار کرتا چلا گیا۔

علماء و مشائخ کا شاندار کردار

مرزا قادیانی کے خلاف سب سے پہلی آواز شہر قصور سے بلند ہوئی، یہ آواز اہل سنت کے عظیم عالم...... علامہ غلام دستگیر قصوری کی تھی۔ جنہوں نے مسلمانوں کو مرزائی قادیانی فتنے سے آگاہ کیا اور قادیانی کی علمی محاذ پر بھرپور تردید کی۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مرزائی قادیانی کے خلاف قلمی جہاد کرتے ہوئے کئی کتابیں تصنیف کیں۔ امت محمدیہ کو بیدار کیا اور حضور ﷺ کی محبت سے سرشار کیا اور یہ نعرہ مستانہ لگایا کہ:

کلکِ رضا خنجر خونخوار برق بار
اعدا سے کہہ دو کہ خیر منائیں نہ شر کریں

پھر بھی مرزائی قادیانیوں کی شرارتیں اور سازشیں بڑھتی گئیں۔

جہاد کو حرام قرار دے دیا۔

مکۃ المکرمہ اور مدینۃ المنورہ کو بے کار و بے فیض قرار دیا۔ جنت البقیع کے مقابلہ میں قادیانی قبرستان کو جنتی قبرستان قرار دیا۔ قادیان کی حاضری کو حج سے افضل قرار دیا۔ اپنی راکھیلوں کو امہات المومنین قرار دیا۔ اپنے عیاش دوستوں کو صحابہ کرام قرار دیا۔

جھوٹی نبوت کے ساتھ اسلام کے مقابلہ میں پورا دین گھڑ لیا۔

اولیاء کرام اور علماء اسلام کو جی بھر کر گالیاں دیں اور حضور ﷺ کی امت کو کافر قرار دیا۔ جہنمی اور خنزیر تک کہا۔ پیارے نبی کی امت کی خواتین کو گالیاں لکھتا اور بکتا رہا اور بلند بانگ دعویٰ کرتا رہا۔

یہاں تک کہ حضرت علامہ پیر سید مہر علی شاہ چشتی گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ امت کے مشائخ عظام اور علماء کرام کے ساتھ مرزائیوں کے مقابلہ میں میدان میں آ گئے اگست 1900ء میں مرزا قادیانی شکست سے دوچار ہوا اور ذلت و رسوائی کا نشان بن گیا۔ اس کے باوجود مرزائیوں نے انگریز حکومت کی چھتری کے نیچے اپنی کافرانہ سازشیں جاری رکھیں۔ انگریز حکومت مسلمانوں کو ذلیل کرتی رہی اور قادیانی مرزائیوں کو اپنی گود میں پالتی رہی مرزا قادیانی لاہور شہر میں اپنی ہی گندگی

میں گر کر عبرت کا نشان بن گیا مگر مرزائیوں نے توبہ کی بجائے سازشوں کے نت نئے جال پھیلا دیے۔

علامہ ڈاکٹر محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا زریں کارنامہ

اگرچہ ہمارے بعض مسلمان بھائی قادیانی مرزائیوں سے چشم پوشی کرتے ہیں لیکن علامہ اقبال نے ببانگِ دہل مرزائی مذہب کو ننگا کیا اور اپنے طاقتور قلم سے مرزائیت قادیانیت کے بخیے ادھیڑ دیے۔

ہماری بے حسی کی وجہ سے مرزائی قادیانی کالی بھیڑوں کی شکل میں ہماری صفوں میں ہمیشہ گھسے رہتے ہیں۔

لیکن اس محاذ پر علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے عملی جہاد کیا۔ جس بھی جماعت میں یا مجلس میں انہیں کوئی مرزائی قادیانی نظر آتا تھا وہ بغیر کسی رورعایت کے اسے نکال کر دم لیتے تھے کیونکہ وہ سچے پکے مسلمان تھے اور ختم نبوت کے فدائی تھے، وہ کسی بھی مرزائی سے میل جول تو دور کی بات ہے۔ مرزائیوں کو دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتے تھے۔ 1934ء میں انجمن حمایت اسلام سے انہوں نے ایک مرزائی قادیانی کو انجمن سے نکال کر دم لیا اور فرمایا کہ مسلمانوں کی انجمن میں مرزائی کس طرح بیٹھ سکتا ہے؟

علامہ اقبال کا یہ عمل ہم جیسے نام نہاد مسلمانوں کے لیے عبرت آموز ہے۔ جو جانتے بوجھتے ہوئے بھی مرزائیوں سے میل جول، اٹھنا بیٹھنا، کاروبار بلکہ دینی بے غیرتی کا یہ عالم ہے کہ دوستی تک رکھتے ہیں اور ان کے ہاں کھانے کھاتے ہیں۔

مرزائیوں کے گھر کھانا کھانے سے بہتر ہے زہر کھالیں۔ مرزائیوں سے دوستی رکھنے سے بہتر ہے آدمی درندوں اور سانپوں کو دوست بنالے۔

پاکستان دشمن مرزائی

تحریک پاکستان میں مرزائیوں نے اکھنڈ بھارت کا نعرہ لگایا اور ایڑی چوٹی کا زور لگایا کہ پاکستان نہ بنے۔

لیکن پاکستان بن کر رہا......

جب پاکستان بن گیا تو مرزائی تو پہلے ہی انگریز کی آنکھ کے تارے تھے۔ انگریز نے اہم ترین پوسٹوں پر انہیں بٹھا دیا، یہاں تک کہ پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ سر ظفر اللہ مرزائی قادیانی پاکستان پر مسلط کر دیا گیا۔

سر ظفر اللہ جو یہود و ہنود کا پکا ایجنٹ تھا اس نے پاکستان کے تمام سفارت خانے مرزائی قادیانیوں سے بھر دیے اور ہر سفارت خانہ پاکستانی سفارت خانے کی بجائے مرزائیت کا اڈہ بن گیا۔ اس طرح مرزائیوں نے انگریز سے مل کر دنیا میں مرزائیت کو پروان چڑھایا اور نوزائیدہ پاکستان کی جڑوں کو کھوکھلا کر دیا۔

ادھر پاکستان بنتے ہی قادیانیوں نے پاکستان پر قبضے کے خواب دیکھنے شروع کر دیے اسی مقصد کے لیے پنجاب میں قادیانی اسٹیٹ ''ربوہ'' کی بنیاد رکھی گئی۔

''ربوہ'' کی ایک ہزار چونتیس ایکڑ زمین سر فرانسس موڈی (انگریز) نے خصوصی محبت کرتے ہوئے ایک آنہ فی مرلہ کے حساب سے مرزائیوں کو بخش دی۔ یوں پاکستان کے نازک سینے پر کینسر کا خطرناک پھوڑا ٹانک دیا گیا۔ یہ مرزائیت کا

زہریلا بچھو سدا پاکستان اور اسلام کو ڈستا رہا ہے۔

مرزائی قادیانی پاکستان حکومت پر قبضے کے لیے ہر محکمے میں گھس گئے۔ خصوصاً ٹارگٹ فوج کو بنایا۔ عام لوگوں کو کھانے کھلا کھلا کر مرزائی بنانے کی کوششیں شروع ہو گئیں۔ نوکریاں دلوانے کے بہانے اور بڑے بڑے افسروں کو خوبرو مرزائی دوشیزاؤں کے ذریعے دام تذویر میں پھنسایا۔ یوں مرزائیت پھلنے پھولنے لگی۔

اور کچھ لوگوں کو غیر ممالک بھجوا کر ان کا ایمان برباد کیا۔

مرزائیت کا کاری وار

دوسری جانب مرزائیوں نے جسے بھی اپنے خلاف دیکھا اسے مقدمات میں پھنسایا۔ پھر بھی قابو نہ آیا تو کردار کشی کی مہم شروع کر دی گئی۔ یہاں تک کہ علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں شراب پینے اور قتل کرنے کا شوشہ بھی مرزائی قادیانیوں نے چھوڑا اور اسے اس قدر عام کیا کہ ہر زبان پر یہ جھوٹ رقص کرنے لگا۔ آج کل بھی مرزائیوں کا طریقۂ واردات یہی ہے۔

مرزائی اسلام اور وطن دونوں کے غدار ہیں

مرزائی علامہ اقبال کے اسی لیے دشمن ہیں کہ انہوں نے مرزائیوں کو دیگر غیر مسلم اقلیتوں کی طرح ایک اقلیت قرار دیا تھا اور فرمایا تھا یہ دین و وطن دونوں کے غدار ہیں۔ علامہ اقبال فرماتے تھے کہ ختم نبوت کا عقیدہ اللہ کا احسان ہے۔ دین اسلام کی ساری عزت ہی اسی عقیدۂ ختم نبوت سے ہے۔

فرماتے ہیں:

لا نبی بعدی ز احسانِ خدا ست
پردۂ ناموسِ دینِ مصطفیٰ است
پس خدا برما شریعت ختم کرد
بر رسولِ ما رسالت ختم کرد

(علامہ اقبال)

قائداعظم محمد علی جناح اور قادیانی

حضرت قائداعظم محمد علی جناح پوری امت کی طرح قادیانیوں کو کافر سمجھتے تھے۔ اسی لیے سر ظفر اللہ چودھری وزیر خارجہ ہونے کے باوجود قائد کے جنازے میں شریک نہیں ہوا تھا۔ بلکہ غیر مسلم سفیروں کے ساتھ بیٹھ کر گپیں لگاتا رہا۔

اس سے پوچھا گیا کہ تم نے وزیر ہوتے ہوئے قائد کا جنازہ کیوں نہیں پڑھا تو اس نے نہایت ڈھٹائی سے جواب دیا:

"آپ مجھے مسلمان حکومت کا ایک کافر یا ایک کافر حکومت کا مسلمان ملازم خیال کریں۔"

پاکستان کے مسلمانو!

ایک مرزائی وزیر نے وزارت کی پروا کیے بغیر اپنے جھوٹے مذہب کی لاج رکھی اور ہم اپنے سچے دین کے لیے اپنے معمولی مفادات بھی قربان نہیں کر سکتے؟

سوچو اور سمجھو!

آپ کو علم ہونا چاہیے...... مرزائی پاکستان کا کھاتے تھے مگر وفادہ مرزائیوں

سے کرتے تھے۔

کیا تمہیں یاد نہیں

مسئلہ کشمیر کو الجھانے والے قادیانی ہیں پاکستان کے پہلے وزیر اعظم لیاقت علی خان کا قتل بھی قادیانی سازش تھی۔

1965ء کی جنگ بھی جنرل اختر ملک قادیانی ایم ایم احمد قادیانی عزیز احمد قادیانی وغیرہ کی سازش کا شاخسانہ تھی۔65ء کی جنگ میں پورے ملک میں رات کو بتیاں بجھانے کا آرڈر تھا، اسی لیے بلیک اوٹ ہوتا تھا مگر ”ربوہ“ کی بتیاں اس لیے جلتی رہتی تھیں تاکہ ہندوستانی فضائیہ کو سرگودھا ہوائی اڈہ پر حملہ کرنے میں مدد دی جا سکے۔مشرقی پاکستان کی علیحدگی کا منصوبہ ”تل ابیب“ اسرائیل میں تیار ہوا اور اس پر عمل درآمد کی ذمہ داری ایم ایم احمد قادیانی وغیرہ کو سونپی گئی۔ کیونکہ یہ بدبخت قادیانی، حکومت پاکستان کا مالی مشیر بھی تھا۔سیکرٹری فنانس بھی تھا اور منصوبہ بندی کا ڈپٹی چیئرمین بھی تھا۔

اسرائیلی فوج میں 600 سو قادیانی فوجی

ستمبر 2008ء کی رپورٹ کے مطابق آج بھی مرزائی قادیانی اسرائیلی فوج کا حصہ ہیں اور یہودی فوج کا ہراول دستہ ہیں۔

مسلمانو! اسرائیل میں مسلمانوں کے خلاف کام کرنے والے مرزائیوں کے مراکز ہیں، لائبریریاں ہیں اور نوائے وقت۔لاہور کی رپورٹ کے مطابق کارگل کی جنگ میں قادیانیوں نے پاکستان کی افواج کے خلاف بھارت کو بھاری چندہ دیا۔

پاکستانیو! مرزائی بچھو پاکستان میں رہ کر پاکستانی کو ڈس رہا ہے۔ آج بھی قادیانی اہم اہم عہدوں پر قابض ہیں اور ملک وملت کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں۔

جاگو کہ زمانہ چال قیامت کی چل گیا۔

ختم نبوت کے لیے خون کے نذرانے

1953ء میں مرزائی پاکستان کے کلیدی عہدوں پر چھا چکے تھے۔طاقت میں آتے ہی دندنانے لگے۔ جو کچھ پس پردہ کرتے تھے سرِ عام ہونے لگا۔مرزائیوں کے سامنے حکومت بے بس ہوگئی۔ مرزائی افسر پاکستان حکومت پہ قبضے کے خواب کو تعبیر دینے کے لیے بے چین نظر آنے لگے۔

ایسے میں مسلمان علماء نے بروقت قدم اٹھایا اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ ظفر اللہ قادیانی کو حکومت سے علیحدہ کیا جائے۔

مگر حکومت بے بس نظر آئی۔

مسلمانوں نے زبردست تحریک بپا کردی۔

یہ تحریک..... تحریکِ ختم نبوت کے نام سے شروع ہوئی۔ اس کا مرکز لاہور بنا۔ جلسے جلوس ہونے لگے۔ ختم نبوت کے متوالے جیلیں بھرنے لگے۔ لاٹھیوں کی برسات میں ختمِ نبوت زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے فضائیں گونجنے لگیں۔ لاہور میں ظالم و جابر حکومت نے مارشلاء نافذ کردیا۔ بدنام زمانہ جرنیل جرنل اعظم کے حکم سے ختمِ نبوت کے دیوانوں اور محمد عربی ﷺ کے پروانوں پر بارود کے آتش

بار بادل منڈلانے لگے اور تڑتڑ گولیوں کا مینہ برسنے لگا۔ قطاروں میں لاشوں پہ لاشے گرنے لگے۔ ان دیوانوں نے ہر گولی کو اپنے غیرت مند سینے میں اتار لیا۔
دس ہزار جانباز نے جان کی بازی لگا کر موت کو بھی ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔

عشق میں جاں سے گزرتے ہیں گزرنے والے
مر کے بھی زندہ ہیں راہِ یار پہ مرنے والے

بزرگ علماء ومشائخ کو دور دراز جیلوں میں بند کر دیا گیا۔

علامہ عبدالستار خان نیازی، علامہ سید خلیل احمد قادری جیسے لوگ تو موت کی کال کوٹھڑی کی دہلیز کو بھی چوم آئے۔

دس ہزار جانبازوں نے مرزائیت کے ناقابلِ تسخیر بتکدے کو اپنے خون کے سیلاب میں بہا دیا۔ خود امر ہو گئے اور فرنگی کی راکھیل مرزائیت کو در بدر کر دیا۔

یہ قافلۂ ختمِ نبوت رواں دواں رہا۔ یہاں تک کہ ذوالفقار علی بھٹو کے دورِ حکومت میں مرزائی غنڈوں نے ربوہ اسٹیشن پر نشتر میڈیکل کالج کے مسلمان طلبہ پر حملہ کر دیا...... اور وحشیانہ تشدد کی انتہا کر دی۔ ان طلبہ کا گناہ فقط یہ تھا کہ انہوں نے مرزائیوں کی ریاست ''ربوہ'' میں ''ختم نبوت زندہ باد'' کا نعرہ لگایا تھا...... مرزائی دہشت گردی نے تحریک ختم نبوت میں نئی جان ڈال دی۔ قائد اہل سنت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی اور علامہ مفتی محمود صاحب و دیگر علماء ومشائخ کی سرپرستی میں تحریک ختم نبوت کا قافلہ پورے عزم و یقین کے ساتھ جانب منزل رواں دواں ہو گیا۔ یہ بزرگ اسمبلی فلور اور میدانِ سیاست کو سنبھال رہے تھے تو علامہ محمود احمد

رضوی دیگر علماء کے ساتھ مل کر عوام کو بیدار کر رہے تھے۔

سالہا سال کی محنت رنگ لائی
دس ہزار شہیدوں کے لہو کی لالی کا نتیجہ
7 ستمبر 1974ء کو نکلا اور مرزائی قادیانیوں کو پوری امت نے کافر قرار دے دیا
الحمد للہ علیٰ ذالك۔

مرزائی کافروں نے اپنی سازشیں جاری رکھیں۔ صدر ضیاء الحق کے دور 1984ء کو ''امتناعِ قادیانیت آرڈیننس'' جاری کیا گیا۔

قادیانیوں نے اس آرڈیننس کو وفاقی شرعی عدالت میں چیلنج کر دیا۔ وفاقی شرعی عدالت کا فیصلہ مرزائیوں کے خلاف آیا۔ تو قادیانیوں نے اس فیصلے کو سپریم کورٹ (شریعت بینچ) میں اپیل دائر کی جو مسترد کر دی گئی۔

قادیانیوں کا ایک نکاتی ایجنڈا اسلام کو کمزور کرنا اور پاکستان کو بدنام کرنا رہا ہے۔ اسی بناء پر 1986ء میں قادیانی اقوامِ متحدہ کے ادارہ کمیشن برائے حقوق انسانی میں جا گھسے...... اور خوب واویلا کیا۔

پاکستان کے خلاف دل کھول کے زہر اگلا اور ہر ممکن بدنام کرنے کی کوشش کی۔

1987ء کو جنیوا میں اقوامِ متحدہ کے انسانی حقوق کمیشن کا اجلاس طے پایا۔ جس میں مرزائی اپنے سرپرست یہود و نصاریٰ کے ساتھ پھر جا دھمکے۔ پاکستان کی جانب سے حضرت ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ (بھیرہ شریف) تشریف لے گئے اور کمیشن کے ممبران سے ملاقات کر کے مرزائیت کے

فتنے سے آگاہ کیا۔ آپ کی کوششوں سے وہاں بھی مرزائی ناکام و نامراد ہوئے۔

مسلمان بھائیو اور بہنو! مرزائیت سانپ اور سانپ کے کانٹے سے بھی خطرناک ہے۔ یہ کافر بھی ہیں اور منافق بھی۔ ان کی چالوں کو ہر شخص نہیں سمجھ سکتا۔ مرزائی اپنے کفر کو چھپانے کے لیے ہم سے اور آپ سے بڑے میٹھے اور بااخلاق ہو کر ملتے ہیں۔ فلاح و بہبود کے کاموں میں پڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔

انداز بدل بدل کر مسلمانوں سے ملتے ہیں ان کی بغل میں چھریاں اور منہ میں رام رام ہوتا ہے۔ خود بھی ان سے دور رہو اور اپنی نئی نسل کو بھی بچاؤ۔

ان سے دوستی، دین و ایمان کی تباہی اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول کی ناراضگی ہے۔ ان سے مکمل بائیکاٹ کرو۔

ان کو فائدہ پہنچا کر مدینے والے آقا کو رنجیدہ مت کرو۔

میرے مسلمان بھائیو! خوب یاد رکھو!

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آ سکتا...... اور جو شخص اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور جو بدبخت اس کے اس دعوے کو سچا تسلیم کرتا ہے وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے اور مرتد ہے۔

اور مرتد کی سزا قتل ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

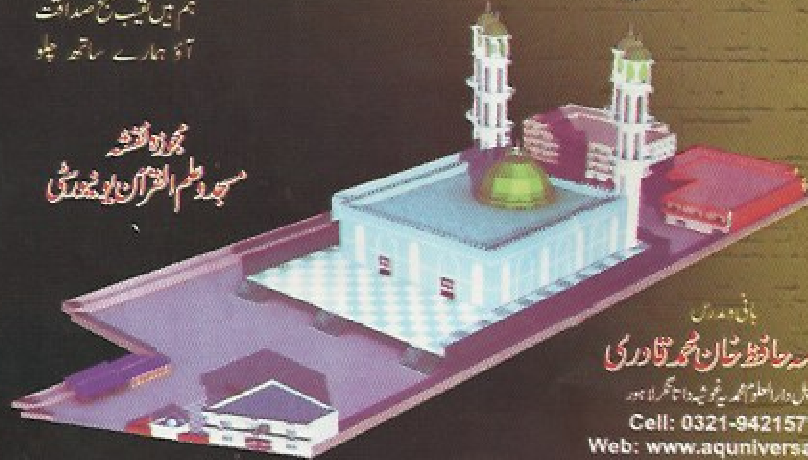
القرآن یونیورسل

رکنیت فارم



ہم ہیں نقیب صبح صداقت
آؤ ہمارے ساتھ چلو

مجوزہ نقشہ
مسجد و علم القرآن یونیورسٹی



بانی و مدرس
علامہ حافظ خان محمد قادری
پرنسپل دار العلوم محمدیہ غوثیہ داتا نگر لاہور
Cell: 0321-9421579
Web: www.aquniversal.org

اغراض و مقاصد

- ★ القرآن یونیورسٹی کی تعمیر و تکمیل کرنا
- ★ مختلف مقامات پر دروس قرآن کا اہتمام
- ★ قرآنی تعلیمات کو عام کرنے کیلئے اداروں کا قیام
- ★ قرآن کے بوسیدہ نسخوں کی حفاظت کے لئے قصر قرآن کی تعمیر
- ★ قرآنی علوم و معارف کی ترویج کے لئے رسائل و جرائد کا اجراء
- ★ معذور یتیم بچوں کی قرآنی خطوط پر تعلیم و تربیت کا انتظام
- ★ قرآن وحدیث اور دیگر علوم سے متعلقہ کتب، سی ڈیز، ڈی وی ڈیز کی لائبریریز کا قیام
- ★ قرآن وحدیث سے متعلقہ لٹریچر کی خصوصی اشاعت
- ★ قرآن ریڈیو، ٹی وی چینل قائم کرنا
- ★ قرآن ویب سائٹ کا آغاز کرنا
- ★ مختلف زبانوں میں تراجم قرآن کا اہتمام و اشاعت